سلطان العارفین ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامیؒ

ولادت باسعادت:۔

آپ کے دادا پہلے مجوسی تھے۔ پھر مسلمان ہوگئے۔ آپؒ کے دو بھائی آدم اور علی نام تھے۔ جو عابد و زاہد تھے۔ مگر آپؒ زہد و عبادت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے۔ آپؒ کو علم باطن میں حضرت امام جعفر صادقؓ کی روحانیت سے تربیت ہے۔ کیونکہ آپؒ کی پیدائش حضرت امام کی وفات شریف کے بعد ہے۔

بچپن کے حالات:

بچپن میں آپؒ نے مکتب میں پڑھنا شروع کیا۔ جب آپؒ سورۃ لقمان کی اس آیت پر پہنچے۔

ان اشکر لی ولوالدیک

شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا

تو آپ استاد سے رخصت لے کر گھر آئے اور اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ میں اس آیت تک پہنچا ہوں جس میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ شکر کر میرا اور اپنے والدین کا۔

اب میری عرض یہ ہے کہ میں دونوں گھروں سے تعلق نباہ نہیں سکتا۔ یا تو مجھے خدا تعالیٰ سے مانگ لیجئے کہ بالکل آپ ہی کا ہو رہوں یا خدا تعالیٰ ہی کو سونپ دیجئے کہ اسی کا ہو رہوں۔

والدہ نے جواب دیا کہ میں نے تجھے اپنا حق بخش دیا اور راہ خدا کیلئے چھوڑ دیا۔

یہ سن کر آپ بسطام سے نکلے اور تیس سال تک شام میں ریاضت و مجاہدہ کرتے رہے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ سخت مجاہدہ کونسا ہے جو آپ نے راہ خدا میں کیا۔ فرمایا اس کا بیان ممکن نہیں۔

اس نے عرض کیا کہ آسان سے آسان تکلیف تو بتا دیجئے جو آپ کے نفس نے اٹھائی ہے۔ فرمایا۔ ہاں تو سن لو۔ ایک دفعہ میں نے اپنے نفس کو طاعت کی طرف بلایا۔ اس نے میرا کہا نہ مانا۔ اس پر میں نے اسے ایک سال پیاسا رکھا۔

نماز کی کیفیت:

ایک روز آپؒ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو امام نے آپؒ سے پوچھا اے شیخ آپ کوئی کسب نہیں کرتے اور نہ کسی سے سوال کرتے ہیں، آپ کھاتے کہاں سے ہیں؟

آپ نے فرمایا ٹھہرو میں نماز کا اعادہ کرلوں۔ کیونکہ جو شخص روزی دینے والے کو نہیں جانتا اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ابوعلی جوز جانی سے ان الفاظ کی نسبت سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا جو بایزید کا مقام چاہے وہ پہلے ان کی طرح مجاہدہ نفس کرے تب وہ بایزید کے کلام کو سمجھے گا۔

والدہ کی رضا:

نقل ہے کہ آپؒ نے فرمایا جس کام کو میں سب سے مئوخر سمجھتا تھا وہ سب سے مقدم نکلا۔ نیز فرمایا جو کچھ میں ریاضات و مجاہدات اور مسافرت میں ڈھونڈتا رہا وہ اسی میں پایا۔

ایک رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا میں پانی لینے گیا۔ کوزہ میں پانی نہ تھا۔ میں نے گھڑے میں دیکھا۔ وہاں بھی نہ ملا۔ میں ندی پر گیا وہاں سے پانی لایا اتنے میں والدہ سوگئی تھی اور رات جاڑے کی تھی۔

میں نے کوزہ ہاتھ میں اٹھائے رکھا۔ جب ان کی آنکھ کھلی پانی پیا اور مجھے دعا دی۔ کوزہ اسی طرح میرے ہاتھ میں جم گیا تھا۔ فرمایا نیچے کیوں نہیں رکھ دیا۔ میں نے عرض کی مجھے ڈر تھا کہ آپ جاگ اٹھیں اور حاضر نہ ہوں۔

ایک اور موقع پر میری ماں نے فرمایا کہ آدھا دروازہ بند کردو۔ میں صبح تک یہی سوچتا رہا۔ کہ کونسا آدھا بند کروں دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا تا کہ والدہ کے حکم کے خلاف نہ ہو جائے۔

صبح کے وقت مجھے مل گیا جو میں ڈھونڈتا تھا۔

مقام و مرتبہ:

سیدالطائفہ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ بایزید ہماری جماعت میں ایسے ہیں جیسا کہ حضرت جبرائیلؑ فرشتوں میں۔

دیگر سالکین کے میدان کی نہایت، بایزید کے میدان کی بدایت ہے۔

استغراق کی کیفیت:

آپ کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ ایک مرید ۲۰ سال تک لگاتار آپ کی خدمت میں رہا۔ آپ ہر روز اس کو بلاتے ۔ تو اس کا نام پوچھ لیتے ۔ آخر ایک دن اس نے عرض کیا۔ کہ میں ۲۰ سال سے آپ کی خدمت میں ہوں آپ ہر روز میرا نام دریافت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”میں ہنسی نہیں کرتا، جب سے اس کا نام دل میں آیا ہے، تمام نام بھول گئے ہیں، اس لئے میں ہر روز تجھ سے تیرا نام پوچھ لیتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔

بڑھیا کی بات:

حضرت بایزید سے پوچھا گیا کہ آپ کا پیر کون ہے؟ جواب دیا ایک بڑھیا۔

میں ایک روز ایسے غلبہ شوق غلبہ وجوش توحید میں تھا کہ بال برابر بھی کسی اور چیز کی گنجائش نہ تھی۔ میں بے خودی کی حالت میں صحرا چلا گیا وہاں بڑھیا آٹے کی تھیلی لے کر آئی مجھ سے کہا کہ اٹھا لو۔

میں اپنے تئیں سنبھال نہیں سکتا تھا میں نے ایک شیر کو اشارہ کیا۔ وہ آیا اور تھیلی اس کی پیٹھ پر رکھ دی اور بڑھیا سے کہا جب تو شہر جائے گی تو کیا کہے گی میں نے کس کو دیکھا۔ اس نے جواب دیا میں کہوں گی ایک ظالم اور متکبر کو دیکھا۔

میں نے کہا۔ ذرا ہوش کر۔ بڑھیا بولی۔ شیر مکلّف ہے یا نہیں میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا جسے خدا تعالیٰ نے مکلّف نہیں بنایا اسے تکلیف دینا ظلم ہے یا نہیں میں نے کہا ہاں۔

پھر بڑھیا نے کہا کہ تو باوجود اس بات کے چاہتا ہے کہ اہل شہر جانیں کہ شہر تیرا مطیع ہے اور تو صاحب کرامات ہے۔ یہ رعنائی ہے۔

یہ سن کر میں نے توبہ کی اور اعلیٰ سے اسفل کی طرف آیا بڑھیا کی یہ بات میرا پیر ہے۔

وصال مبارک:

آپ نے ۱۵ شعبان سنہ ۲۶۱ھ میں بسطام انتقال فرمایا۔ وصال کے بعد لوگوں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ اور آپکا حال دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا بوڑھے تو میرے واسطے کیا لایا ہے؟

میں نے عرض کیا:

خداوند جب کوئی فقیر بادشاہ کی درگاہ میں آتا ہے اس سے یہ نہیں پوچھتے کہ تو ہمارے واسطے کیا لایا۔ بلکہ یہ پوچھتے ہیں کہ تو کیا مانگتا ہے۔

ارشادات عالیہ

ا۔اگر تم کسی شخص میں کرامات دیکھو۔یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑتا ہو۔تو اس پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ امر و نہی۔ حفظ حدود اور آداب شریعت میں کیسا ہے۔

۲۔میں نے اللہ کو اللہ کے ساتھ پہچانا۔اور اللہ کے ماسواء کو اللہ کے نور سے پہچانا۔

۳۔اے خدا تو نے خلق کو ان کے علم کے بغیر پیدا کیا اور ان کے ارادہ کے بغیر امانت اس کے گلے میں ڈال دی۔پس اگر تو ان کی مدد نہ کرے گا تو کون کرے گا؟

۴۔جب انسان اپنی ذات کے لئے کوئی مقام وحال نہ دیکھے اور نہ لوگوں میں سے اپنے سے بدتر کسی کو سمجھے تب انسان تواضع والا ہوتا ہے۔

۵۔عام مومنین کے مقام کی انتہا،اولیاء کے مقام کی ابتداء ہے۔اور اولیاء کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتداء ہے اور شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتداء ہے اور صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتداء ہے۔نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے اور رسولوں کے مقام کی انتہا اوالعزم رسول کے مقام کی ابتداء ہے اور اولوالعزم رسول کے مقام کی انتہا حضرت مصطفےٰ ﷺ کے مقام کی ابتداء ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انتہا معلوم نہیں۔سوائے حق تعالیٰ کے کوئی آپ کے مقام کی انتہا نہیں جانتا۔